سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

جمعرات،23۔نومبر2017

(یوم الخمیس،4۔ربیع الاوّل1439ھ)

سولہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33:شمارہ 1

745

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(102)/2017/1680. Dated: 21st November, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Thursday, 23rd November 2017 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 21st November 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

747

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔نومبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

749

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (23 تا 24۔نومبر 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

750

6۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔ خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔ خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت *
14۔ خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔ سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔ شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔ میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت

25۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

751

28۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور
31۔	ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

753

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔ راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔ جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔ صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔ جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔ حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
7۔ چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔ میاں طاہر	:	سیاحت
9۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
10۔ جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔ محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔ جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13۔ جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔ جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔ چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔ نوابزادہ حیدر مہدی	:	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔ رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔ خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17۔فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

754

19۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔	جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25۔	میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26۔	ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔	رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28۔	جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔	جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30۔	رانا بابر حسین	:	خزانہ
31۔	میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32۔	جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35۔	سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔	چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔	میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38۔	چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز

39۔ محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

755

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات و ثقافت

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق و اقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

757

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعرات، 23۔نومبر 2017

(یوم الخمیس، 4۔ربیع الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۨ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سُوۡرَۃُ الأحزاب آیات 38 تا 40

پیغمبرؐ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا ہے(38) اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبرؐ اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وماعلینا الاالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو سب عیدیں مناؤ حضورؐ آ گئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے بادشاہو ارے کج کلاہو نگاہیں جھکاؤ حضورؐ آ گئے ہیں
ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے فضاؤں میں نغمات صلّے علیٰ کے
نبیؐ کے غلامو تم اک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضورؐ آ گئے ہیں
سماں ہے ثناء حبیب خدا کا یہ میلاد ہے سرورِ انبیاءؐ کا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی میرے گھر میں آؤ حضورؐ آ گئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1.	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2.	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3.	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4.	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چودھری لیاقت صاحب وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعا مغفرت فرمائی جائے۔

تعزیت

سابق ایم پی اے چودھری لیاقت، میجر اسحاق (شہید) اور کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت کا نشانہ بننے والے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جناب! میں نے ابھی اعلان نہیں کیا، آپ پہلے سے شروع ہو گئے ہیں۔ قاری صاحب ہمارے سابق ایم پی اے چودھری لیاقت اور میجر اسحاق (شہید) کے لئے دعا مغفرت کرائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے چند ہفتوں کے اندر کشمیر میں ہمارے درجنوں بہن اور بھائی بھارتی فوج کی جبر و وحشت اور بربریت کا نشانہ بنے ہیں ان شہدا کے لئے بھی دعا مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، قاری صاحب! آپ دعا مغفرت کرائیں۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے چودھری لیاقت، میجر اسحاق (شہید) اور بھارتی فوج
کی بربریت سے کشمیر میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعا مغفرت کرائی گئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ہم نے میجر اسحاق شہید کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی ہے اور پنجاب اسمبلی کی طرف سے میں انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پاکستان کے اس بہادر سپوت نے اپنی زندگی کو ایک پُر امن پاکستان اور دہشت گردی سے پاک پاکستان کے لئے یہ قربانی دی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میجر اسحاق (شہید) اور دیگر شہداء جو ہماری پاک فوج سے تعلق رکھنے والے شہداء ہیں ان کو پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کی یہ قربانیاں تا ابد پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ میں اس موقع پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو لوگ فوج پر بالواسطہ یا بلاواسطہ تنقید کرتے ہیں، انہیں سیاست میں گھسیٹتے ہیں، ان پر بہتان تراشی ہوتی ہے اور ان پر الزامات لگائے جاتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے فوج کا مورال کم ہوتا ہے اور اس کا فوج کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میری ان تمام لوگوں اور اداروں سے درخواست ہے جو اس طرح کی بات کرتے ہیں، کوئی ایسا کام ہم نہ کریں، یہ ہماری فوج ہے جو اپنے خون کا نذرانہ دے کر اپنے جوانوں کو شہید کر کے بیرون ملک بھی challenges کا مقابلہ کر رہی ہے اور اندورن ملک جو challenges ہیں ان کے لئے بھی اپنا خون پیش کر رہی ہے لہٰذا ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے ہماری فوج کی کارکردگی متاثر ہو اور اس کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر!میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام شہداء کے درجات بلند کرے اور پاکستان کی تاریخ کے اندر ہم سب مل کر اس کے لئے دعا گو ہیں کہ جن لوگوں نے پاکستان کو ایک محفوظ پاکستان بنانے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے۔

جناب سپیکر: آمین۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ آج پنجاب جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا دل ہے، سب سے بڑا فورم ہے، آبادی ہے، آج میجر اسحاق نے جس طرح قربانی دے کر پاکستان کی 20 کروڑ عوام کو محفوظ کیا ہے، دہشت گردوں کو ایک پیغام گیا ہے، میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جو 16۔جون 2014 کو ضرب عضب کا آغاز ہوا تھا اور الحمدللہ قومی اسمبلی میں میاں محمد نواز شریف نے جس کا آغاز کیا تھا، میں افواج پاکستان کے ان نوجوان بیٹوں کو، وہ میجر اسحاق (شہید) ہوں یا وہ کیپٹن حسنین ننکانہ صاحب کی ہماری سرزمین کے بیٹے ہوں یا میجر جنید ہوں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ نوجوان ہیں جو پاکستان کے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کو تھوڑا سا گریز کرنا چاہئے جو اینٹ سے اینٹ بجاتے ہیں، جو ایمپائر کی سیٹ پر اشارہ کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس تشریف رکھیں، پلیز، بڑی مہربانی، نہ کریں۔ یہ بات جائز نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بہادر فوج ہے، ہم اپنی فوج کے ساتھ ہیں، ہمارا انشاءاللہ جینا مرنا افواج پاکستان کے ساتھ ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ پوائنٹ آف آرڈر کا ٹائم نہیں ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو باہمت رکھے (قطع کلامی)

میری بات سنیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے فوج اور ساری قوم اس معاملے میں اکٹھی ہے کہ دہشت گردی کا خاتمہ اس ملک سے کیا جا رہا ہے، اس میں ہم سب اللہ کے فضل و کرم سے تمام پاکستانی ان کے ساتھ ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order is allowed.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے اجازت دے دیں۔

MR SPEAKER: Please, No, No.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری بات سن لیں، میں نے ربیع الاوّل کے مہینہ کے حوالے سے مبارکباد دینی ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام مسلمان آپؐ کے امتی ہونے کا حق ادا کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے گا، الحمدللہ، اللہ کا شکر ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک لمحہ کے لئے مجھے بھی اجازت دے دیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ جس نے اپنے پیارے حبیبؐ کے صدقے زندگی میں ایک مرتبہ پھر ہم سب کو ربیع الاوّل شریف کی بہاریں نصیب فرمائیں۔ میں اس پر پوری قوم اور پورے ایوان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ الحمدللہ اس دفعہ یہ ہمارا جو سیشن چل رہا ہے یہ ربیع الاوّل شریف میں ہے، میری یہ درخواست ہے کہ اس مہینہ میں کسی دن اگر ممکن ہو سکے تو 12 ربیع الاوّل والے دن یہاں ایوان میں میرے کریم آقاؐ کی شان بیان کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سب نے انشاءاللہ یہ دن منانا ہے۔ مہربانی

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کیا ہے، خیریت تو ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: تقریر نہیں سنوں گا۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ بس پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں تمام خواتین کی طرف سے اپنی بہادر پاک فوج کو سلام پیش کرتی ہوں۔ مسلمان کی دو ہی منزلیں ہیں، شہید یا غازی۔ شہید جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے وہ اللہ کے گھر سے رزق کھاتا ہے اس لئے پاک فوج کو سلام، ان کی ماؤں اور بہنوں کے ساتھ غم میں ہم ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں انڈیا کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ جن اوچھے ہتھکنڈوں کے ساتھ جس طرح ہماری فوج کو شہید کر رہا ہے اور کشمیری لوگوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں میں اس کی بھی مذمت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، بڑی مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ جات محنت و انسانی وسائل اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات محنت و انسانی وسائل اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8528 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں دفتر روزگار کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*8528: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کے لئے دفتر روزگار (Employment Exchange) قائم تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں بے روزگار افراد کو رجسٹرڈ کر کے خالی اسامیوں کی باقاعدہ اطلاع دی جاتی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2009 سے دفتر میں مینجر اور اسسٹنٹ کی اسامیاں خالی ہیں اور بے روزگار افراد کے لئے ہونے والا کام عملاً بند ہو چکا ہے؟

(د) اگر مذکورہ بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان اسامیوں کو پُر کر کے دفتر روزگار کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن میں دفتر روزگار (Employment Exchange) قائم تھے۔ 01.06.1994 کو یہ دفاتر ختم کر دیئے گئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں بے روزگار افراد کا اندراج کر کے انہیں خالی اسامیوں کی باقاعدہ اطلاع دی جاتی تھی۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ مینجر روزگار ساہیوال اور پاکپتن کی اسامی 2009 سے خالی ہے جبکہ ضلع اوکاڑہ میں مینجر روزگار کی اسامی 2014 سے خالی ہے۔

(د) 01.07.2000 کو دفتر روزگار کو جزوی طور پر بحال ہونے پر ہر ضلع میں ایک مینجر اور ایک اسسٹنٹ کی اسامی بحال کی گئی جن کے ذمہ مندرجہ ذیل دو قوانین پر عملدرآمد تھا۔

1. Implementation of Essential Personnel Ordinance, 1948
2. Implementation of Disabled Persons Employment & Rehabilitation Ordinance, 1981

دفتر روزگار کی جزوی بحالی کے بعد بے روزگار افراد کی رجسٹریشن ان دفاتر کی ذمہ داری نہ ہے جن اضلاع میں منیجر روزگار کی اسامی خالی ہے وہاں درج بالا فرائض کی ذمہ داری محکمہ محنت کے ضلعی افسران پر عائد ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"بے روزگار افراد کو رجسٹرڈ کر کے خالی اسامیوں کی باقاعدہ اطلاع دی جاتی تھی۔"

جواب آیا کہ:

"یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں بے روزگار افراد کا اندراج کر کے انہیں خالی اسامیوں کی باقاعدہ اطلاع دی جاتی تھی۔"

جناب سپیکر! اطلاع دی جاتی تھی اور یہ درست ہے تو جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ فروری 2009 سے دفتر میں منیجر اور اسسٹنٹ کی اسامیاں خالی ہیں اور بے روزگار افراد کے لئے ہونے والا کام عملاً بند ہو چکا ہے۔"

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ 2009 سے واقعی یہ اسامیاں خالی ہیں، اب یہ جو اسامیاں خالی ہیں ان پر افسران کے آرڈر کب تک کر دیں گے اور یہ جو بے روزگار افراد کے لئے کام عملاً بند ہو چکا ہے یہ کب سے شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! اس میں، میں تھوڑی سی گزارش کرتا چلوں کہ 1994 میں اس ادارے کو بند کیا گیا تھا، یہ بالکل درست ہے کہ یہ ادارہ بتاتا تھا کہ کہاں پر روزگار ہے لیکن جب بھی کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اگر اس کی progress ٹھیک نہ آئے تو obviously اس کو بند کر دیا جاتا ہے۔ 2000 میں دوبارہ اس کو جزوی طور پر بحال کیا گیا تھا لیکن یہ جن

سیٹوں کی یہاں پر بات کی گئی ہے ان کو ٹائم کیڈر کے طور پر introduce کیا گیا تھا، چونکہ یہ ادارہ جو ہے یہ actually exist نہیں کرتا تو جیسے جیسے جہاں جہاں پر یہ سیٹیں جو ہیں، کوئی کہیں ریٹائرمنٹ ہو رہی ہے یا جو بھی معاملات ہو رہے ہیں تو ویسے ویسے سیٹیں vacant ہو رہی ہیں اور ویسے ہی ان سیٹوں نے devolve ہو جانا ہے لہٰذا یہاں پر کسی بھی قسم کی کسی نئی بھرتی کی ضرورت نہیں ہے اور باقی جہاں پر رہ گئی دوسری بات کہ اب وہ جو سارا process رکا ہوا ہے تو process کوئی رکا نہیں ہوا۔ یہ جو تمام اختیارات یا جو تمام معاملات تھے یہ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر کے ذمہ میں آتے ہیں اور proper طریقے سے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ 2009 سے یہ سیٹ vacant ہے اور ٹائم کیڈر ہے۔ میں نے recruitment کی بات تو کی نہیں کہ یہاں پر افسر کو post کرنا ہے جس نے اعداد و شمار لکھنے ہیں۔ وہ posting میں کیا مسئلہ ہے، ایک بات اور دوسری بات یہ کہ 2009 سے وہاں پر کوئی افسر تو ہے نہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ:

"درج بالا فرائض کی ذمہ داری محکمہ محنت کے ضلعی افسران پر ہے۔"

جناب سپیکر! تو کیا یہ بتا دیں گے کہ 2009 سے لے کر ضلعی افسران نے وہاں پر کیا اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جب دفتر ہی ختم ہو گیا تو آپ کاہے کی posting کرواتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، یہ آپ جز (د) میں پڑھ لیں۔ اس میں لکھا ہے کہ:

> "01-07-2000 کو دفتر روزگار کو جزوی طور پر بحال ہونے پر ہر ضلع میں ایک منیجر اور ایک اسسٹنٹ کی اسامی بحال کی گئی جن کے ذمہ مندرجہ ذیل دو قوانین پر عملدرآمد تھا۔

1. Implementation of Essential Personnel Ordinance 1948.

2. Implementation of Disabled Persons Employment & Rehabilitation Ordinance 1981

دفتر روزگار کی جزوی بحالی کے بعد بے روزگار افراد کی رجسٹریشن ان دفاتر کی ذمہ داری نہ ہے جن اضلاع میں منیجر روزگار کی اسامی خالی ہے وہاں درج بالا فرائض کی ذمہ داری محکمہ محنت کے ضلعی افسران پر عائد ہوتی ہے۔"

جناب سپیکر: ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ سوال کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے، دوسری طرف پھر آپ خود ہی اس کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ وہ ambiguity آ رہی تھی۔ میں نے اس لئے پڑھ کر بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کو سنتے ہیں کہ ان کا کیا جواب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں basically یہاں پہلے آپ کو بتاتا چلوں کہ پنجاب کا جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ہے، یہ government funded ادارہ نہیں ہے۔ اس میں جو بھی process یا جو بھی معاملات ہوتے ہیں وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ ان فنڈز کو خود utilize کرتا ہے تو لیبر ڈیپارٹمنٹ دیکھتا ہے کہ کہیں پر وہ ادارہ proper طریقے سے کام نہیں کر رہا، اب جو کام یہ ادارہ کر رہا تھا وہی کام ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر کر رہے ہیں لہٰذا یہ ادارہ ختم کر دیا گیا ہے اور ابھی جہاں جہاں پر جو کوئی بقایا جات جہاں پر سیٹوں پر لوگ کام کر رہے ہیں جیسے جیسے ان کی ریٹائرمنٹ ہو گی وہ سیٹ وہاں پر vacant ہو جائے گی۔ وہاں پر ادارہ نہیں ہے۔ وہاں پر ادارہ یہ کام نہیں کر رہا۔ ان سیٹوں پر بھرتی نہیں ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اس سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ خود ہی جواب لے لیں، جب آپ کو پتا ہے تو اب انہوں نے جو آپ کو جواب دیا ہے وہ آپ کو سنائی نہیں دیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! simple سی بات ہے۔ میں نے تو کوئی لمبا چوڑا جواب نہیں مانگا۔ ایک تو یہ ہے کہ ان کے پاس پنجاب میں جو افسران موجود ہیں، ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، ساہیوال میں بھی سیٹ خالی ہے، پاکپتن میں بھی سیٹ خالی ہے، اوکاڑہ میں بھی سیٹ خالی ہے اور سیکنڈ ہم تو یہی چاہ رہے ہیں کہ یہ وہاں پر اپنا کوئی بندہ post کر دیں اور یہ post کرنا ڈیپارٹمنٹ کا اپنا معاملہ ہے، میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ:

"بے روزگار افراد کے لئے ہونے والا کام عملاً بند ہو چکا ہے"۔ اس پر انہوں نے جواب دیا ہے کہ "کام ہو رہا ہے۔"

جناب سپیکر! اس پر یہ بتا دیں کہ کیا اعداد و شمار ہیں؟ 2009 کے بعد کے اعداد و شمار تو بتا دیں کہ کتنے بے روزگار افراد کے لئے اور کتنے disables افراد کے لئے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی) جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ clear کرتا چلوں کہ Implementation of Essential Personnel Ordinance,1948 خاص طور پر آرمی کے لئے تھا اور جو لوگ یہاں بیٹھے تھے یہ آرمی کو ریکارڈ provide کرتے تھے۔ میں پہلے بھی یہاں بتا چکا ہوں کہ ہمیں appointments کی خاطر خواہ کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم نے دیکھنا ہے کہ ہمارا ادارہ کیا کام کر رہا ہے اور یہ ادارہ جو کام کر رہا تھا وہ آج ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر کر رہے ہیں اس لئے as such ہمیں کوئی issue نہیں ہے کہ ہم نے یہ بھرتیاں کرنی ہی کرنی ہیں۔

جناب سپیکر: جواب۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا لگ گیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھ سے زیادہ آپ کو سمجھ آئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے simple سی بات پوچھی ہے کہ 2009 کے بعد محکمے نے کیا کام کیا ہے وہ بتا دیں۔ ان کو تو ضرورت نہیں ہے لیکن ساہیوال کے بے روزگار لوگوں کو

تو ضرورت ہے۔ ساہیوال ڈویژن کے بے روزگاروں کی کس نے گنتی کی ہے اور پنجاب میں کون گنتی کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ معزز ممبر 2009 سے onward کس چیز کی بات کرنا چاہ رہے ہیں کہ ادارے نے کس چیز میں کیا کام کیا ہے۔ ذرا مجھے clear کر دیں کہ یہ کیا اعداد و شمار پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ادارے نے کام نہیں کیا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کہ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2009 سے دفتر میں منیجر اور اسسٹنٹ کی اسامیاں خالی ہیں اور بے روزگار افراد کے لئے ہونے والا کام عملاً بند ہو چکا ہے۔ محکمے نے جواب دیا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ منیجر روزگار ساہیوال اور پاکپتن کی اسامی 2009 سے خالی ہے جبکہ ضلع اوکاڑہ میں منیجر روزگار کی اسامی 2014 سے خالی ہے اور آگے جواب دیا ہی نہیں کہ بے روزگار افراد کے لئے 2009 سے post نہیں ہے وہاں پر آفیسر نہیں ہے، تو بے روزگاروں کی کیا گنتی ہے، کیا اعداد و شمار ہیں، وہاں کیا کام کر رہے ہیں، وہاں ان کا statistics data کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! کان دائیں سے پکڑ لیں یا بائیں سے بات ایک ہی ہے۔ میں بار بار یہ بتا تا جا رہا ہوں کہ---

جناب سپیکر: یہاں پر کان نہ پکڑیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! جو کام یہ ادارے کر رہے تھے یہی کام اب ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر کر رہے ہیں۔ جہاں تک کام رکنے کی بات ہے تو یہ ادارہ 1994 میں بند ہوا تھا آج جدید دور ہے اس میں صرف مزدور لوگ نہیں ہیں بلکہ جتنے ورکرز ہیں وہ سب اس cadre میں involve ہیں۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ایک job portal ہے جس میں ساری

advertisement ہوتی ہے اور PTV کی طرف سے اس کی proper advertisement کی جاتی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس سوال میں سے اور کیا نکالنا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اب بس کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہو گا مان جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب دونوں کان خود پکڑ لیں لیکن ہمیں تو نہ بتائیں کہ کان ادھر سے پکڑنا ہے یا ادھر سے بلکہ ڈیپارٹمنٹ تو جواب ہی نہیں دے رہا۔ یہ نہ خود کان پکڑیں نہ ہمیں پکڑائیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے کان نہیں کہہ رہے۔ وہ تو general مثال دے رہے ہیں۔ آپ کی بات کوئی سننا نہیں چاہتا تو اب میں کیا کروں۔ آپ چوتھی پانچویں دفعہ یہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کا جواب نہیں ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: جواب ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8632 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8652 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن ان کی درخواست آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔ میں نے اس سوال کو pending کرنے کے آرڈر کر دیئے ہیں۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8812 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت قائم کردہ کالونی سے متعلقہ تفصیلات

*8812: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام ورکرز کالونی کتنے رقبہ پر بن رہی ہے؟

(ب) اس کالونی میں کتنے بلاک اور کس کس کیٹیگری کے کتنے کتنے مکان بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس منصوبہ کی ٹوٹل لاگت بیان فرمائیں؟

(د) یہ منصوبہ کب شروع اور کب مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) لیبر کالونی کے لئے کل رقبہ 273 کنال 3 مرلہ مختص ہے۔

(ب) اس کالونی میں 576 فلیٹس اور 36 بلاک بنائے جائیں گے۔ ہر بلاک میں 16 مکان بنائے جائیں گے اور ہر فلیٹ 810 مربع فٹ کیٹیگری کا ہو گا۔

(ج) اس منصوبے کا تخمینہ 2459.809 ملین روپے ہے۔

(د) یہ منصوبہ PC-I کی منظوری کے بعد فوری شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اس میں ایک ہی ضمنی سوال کروں گا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ منصوبہ PC-I کی منظوری کے بعد شروع کیا جائے گا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ PC-I کب بنایا گیا اور اس کی منظوری کب دی گئی؟

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ جو تخمینہ گیا ہوا ہے وہ فوری مل جائے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یہ ongoing process ہے انشاء اللہ بہت جلد اس کی منظوری مل جائے گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! کب تک منظوری مل جائے گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر بہت جلدی سے مراد پوچھ رہے ہیں۔ Order in the House order in the House. Please let me listen. جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! 2014 میں یہ PC-I بنا تھا اور عنقریب ہی منظوری کے بعد اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! 2014 میں PC-I بنا تھا یہ ongoing process ہے جیسے ہی اس کی منظوری ہو گی تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! 2014 میں PC-I بنا تھا اور اب 2017 ہے۔ میں نے کہا کہ میں محکمے یا اپنے بھائی کی کوئی help کر سکوں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے اور اب تک کیوں نہیں ہوا اس کی تھوڑی سی وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! جب بھی کوئی ایسے منصوبہ جات آتے ہیں تو obviously وہاں پر land acquire کرنا ہوتی ہے اور مختلف محکمہ جات سے NOC لئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ latest position بتائیں کہ وہ منصوبہ منظوری کے لئے اب کس جگہ پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ابھی اس کے لئے مختلف اداروں سے NOC لینا باقی ہیں۔ اس میں ادارے تھوڑی لا پروائی برت رہے ہیں۔ جتنا جلدی ہو سکے گا اسے clear کرائیں گے۔

جناب سپیکر: اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ ان تین سالوں میں کیا progress ہے تو پھر آپ کیا بتائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں لیکن آگے بھی گورنمنٹ کے ادارے ہیں اور آپ کو پتا ہی ہے کہ جس طریقے سے ان کے پیچھے پڑ کر سارے معاملات کرانے پڑتے ہیں۔ میں ensure کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایوان میں کھڑے ہیں اس لئے دیکھ کر commitment کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! اس میں جو proper current information ہے وہ لے کر اگلے وقفہ سوالات میں clear کر دوں گا۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو pending کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جی، اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8822 ہے اس سوال کا جواب پہلے آ چکا تھا لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8573 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8767 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بنک آف پنجاب کی برانچوں کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8767: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بنک آف پنجاب کی صوبہ میں کتنی شاخیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان برانچوں میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان برانچوں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں نیز ان کی آمدن کی تفصیل بھی بتائیں؟

(د) ان برانچوں میں سے کون کون سی خسارہ میں ہیں اور ان کے خسارہ میں چلنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت کتنی برانچز مزید کس کس قصبہ / شہر میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) 31۔مارچ 2017 تک صوبہ پنجاب میں 388 شاخیں ہیں جن میں تین ذیلی شاخیں شامل ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	گریڈ	تعداد
1۔	ایگزیکٹو (اے وی پی اور اوپر)	482
2۔	آفیسرز	2320
3۔	کلیریکل / نان کلیریکل	1151
	کل تعداد	3953

(ج) ان برانچوں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کی آمدن اور اخراجات درج ذیل ہیں۔

جولائی 2015 تا جون 2016

آمدن: مبلغ 34,211.756 ملین روپے

اخراجات: مبلغ 28,765.681 ملین روپے

جولائی 2016 تا مارچ 2017

آمدن: مبلغ 26,308.327 ملین روپے

اخراجات: مبلغ 20,913.837 ملین روپے

(د) تمام شاخیں منافع میں ہیں سوائے ان شاخوں کے جو نئی بنی ہیں اور شروع کے اڑھائی سال میں اپنی بنیاد بناتی ہیں۔

(ہ) 2017 میں صوبہ پنجاب میں 61 شاخیں کھولنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ بنک آف پنجاب کی جو بھی برانچز open کی جاتی ہیں ان کا معیار کیا ہے اور کسی بھی برانچ کو open کرنے کے لئے کن کن چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! معیار کے حوالے سے عرض ہے کہ ظاہر یہ ایک بزنس ہے جہاں انہیں بہتر بزنس محسوس ہوتا ہے وہاں برانچ open کرتے ہیں۔ اگر بنک کے کاروبار کو دیکھا جائے تو اس کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو آسان طریقے سے قرضے دیئے جائیں جس سے لوگ اپنا کاروبار کریں۔ کاروبار کرنے سے employment پیدا ہو گی اور وہ قرضہ بھی آسانی سے واپس کر سکیں۔ طریق کار یہ ہے کہ وہ جہاں بھی محسوس کرتے ہیں کہ یہ ایریا بہتر ہے اور یہاں لوگوں کے قرض لینے کی demand زیادہ ہے یا جو لوگ deposit کرانا چاہتے ہیں، منڈی قریب ہو۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں جن پر focus کر کے بنک کی برانچ open کی جاتی ہے، by the way بنک آف پنجاب نے پنجاب کے مختلف حصوں میں اپنی 61 برانچیں open کرنی تھیں جن میں اب تک تقریباً 11 برانچز کھل چکی ہیں اور انشاءاللہ rest of the year وہ مزید 50 برانچیں کھولیں گے۔

جناب سپیکر: کتنی برانچیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! 61 برانچیں کھولنی تھیں جن میں سے ابھی تک 11 برانچز کھول چکے ہیں اور 50 برانچز ابھی in process ہیں وہ بھی کھل جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ب) کے جواب میں بنک آف پنجاب میں بھرتی ہونے والے ملازمین اور افسران کی تفصیل گریڈ وار فراہم کی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بنک آف پنجاب میں پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان پر تعیناتی کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! بنک آف پنجاب میں پریذیڈنٹ کی ایک اسامی ہے اور اس پر تعیناتی کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس ادارے کو سب سے اچھے طریقے سے کون چلائے گا؟ باقاعدہ اخبار میں اس اسامی کا اشتہار دیا جاتا ہے، انٹرویو کئے جاتے ہیں، وزیر اعلیٰ

کی discretion ہے کہ وہ جس مناسب آدمی کو چاہیں اسے بطور پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب تعینات فرمادیں اور یہ تعیناتی تین سال کے لئے ہوتی ہے۔اس میں merit کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔بنک آف پنجاب سالانہ تقریباً ½5۔ ارب روپے سے زیادہ منافع کمارہا ہے جبکہ پچھلی حکومت میں یہ بنک خسارے میں تھا۔الحمدللہ اب یہ بنک منافع کمارہا ہے اور ہر سال اس کے منافع میں اضافہ ہو رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کی تعیناتی کا criteria and merit کیا ہے، آیا اس اسامی کے لئے کسی تجربہ یا تعلیمی قابلیت کی ضرورت ہے یا پھر وزیر اعلیٰ کی ذاتی پسند کے آدمی کو اس عہدہ پر تعینات کر دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر!میری بہن بار بار ایک ہی سوال پر focus کر رہی ہیں۔بات یہ ہے کہ بالکل اقرباء پروری کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔اس اسامی کے لئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے،وزیر اعلیٰ خود انٹرویوز نہیں کرتے بلکہ انہیں تو shortlist کر کے نام دیئے جاتے ہیں اور پھر اس میں سے بہترین آدمی کو وہ بطور پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب تعینات کرتے ہیں۔پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب اس وقت بھی باقی پرائیویٹ بنکوں کی نسبت کم تنخواہ لے رہا ہے اور بہت بہتر perform کر رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری نے میرے ضمنی سوال کا ابھی تک جواب نہیں دیا۔میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کی اسامی کے لئے کتنا experience درکار ہے؟ہر پڑھا لکھا آدمی اپنے آپ کو کسی بھی بڑی پوسٹ کا اہل سمجھتا ہو گا۔

جناب سپیکر!میں نے پوچھا ہے کہ پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کی اسامی کے لئے کتنا experience اور qualification required ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ اگر محترمہ fresh question کر دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ میں انہیں اس کی مکمل تفصیل مہیا کر دوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! fresh question کی ضرورت نہیں اور آپ کو ان کے سوال کا جواب دینا چاہئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میں ایک اور ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی۔ مجھے بتادیں کہ اس وقت موجودہ پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کون ہیں، ان کی تنخواہ کتنی ہے اور کیا انہیں حکومت پنجاب کی مقرر کردہ تنخواہ دی جارہی ہے یا انہیں کوئی special package دیا جارہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس وقت نعیم الدین صاحب پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب ہیں اور انہیں 5.6 ملین روپے ماہانہ تنخواہ دی جارہی ہے۔ بظاہر یہ تنخواہ بہت زیادہ نظر آتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اگر آپ مارکیٹ میں اس عہدہ پر کام کرنے والے لوگوں کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بنک آف پنجاب کے پریذیڈنٹ کو سب سے کم تنخواہ دی جارہی ہے جبکہ performance-wise وہ باقی پرائیویٹ بنکوں سے بہت بہتر ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کی جو تنخواہ millions میں بتائی ہے اسے اردو میں بتادیں تاکہ ایوان اور عوام کو پتا چلے کہ یہ کتنے لاکھ روپے بنتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ تقریباً 56 لاکھ روپے بنتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا حکومت پنجاب کے کسی بھی سرکاری ملازم کی تنخواہ 56 لاکھ روپے ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سرکاری نہیں بلکہ پرائیویٹ بنک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بنک حکومت پنجاب کے زیرِ نگرانی چل رہا ہے تو کیا حکومت پنجاب اپنے کسی اور ملازم کو 56 لاکھ روپے تنخواہ دے رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جب آپ کسی intelligent آدمی کو money making machine پر بٹھائیں گے تو اسے مارکیٹ کے مطابق ہی تنخواہ دینی پڑے گی اور پھر ہی وہ بزنس کو improve کرے گا۔ آج بنک آف پنجاب ساڑھے پانچ ارب روپے منافع کمارہا ہے

اور ہم اس بنک کو مزید منافع بخش بنانا چاہتے ہیں اس لئے پریذیڈنٹ تنخواہ کی مد میں اس سے بھی زیادہ پیسے لینے کا حق دار ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے۔پارلیمانی سیکرٹری میرے سوال کے جواب میں سیدھا سیدھا جواب دے دیں کہ پریذیڈنٹ بنک آف پنجاب کو special package دیا گیا ہے۔وزیراعلیٰ پنجاب نے اس آدمی پر ایک خصوصی شفقت فرمائی ہوئی ہے ورنہ کسی بنک کے پریذیڈنٹ کی اتنی زیادہ تنخواہ کہیں پر نہیں ہے۔مجھے کسی اور بنک کا بتادیں کہ جس کے پریذیڈنٹ کی تنخواہ 56 لاکھ روپے ہو؟ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ پنجاب حکومت کے تحت جتنے بھی projects چل رہے ہیں ان پر وزیراعلیٰ اپنے من پسند لوگوں کو special package دے کر تعینات کر رہے ہیں اور اس طرح وزیراعلیٰ اپنے من پسند لوگوں کو oblige کر رہے ہیں۔ قائد اعظم سولر پاور پراجیکٹ کا چیف ایگزیکٹو ایک ڈی سی او کو بنایا گیا ہے اور وہ تین تنخواہیں وصول کر رہا ہے۔میں اس ایوان کے اندر پہلے بھی دو تین مرتبہ بات کر چکی ہیں لیکن میری بات پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور نہ ہی اس کا کوئی واضح جواب دیا گیا ہے۔اب یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! banking work کو سولر پاور پراجیکٹ کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔اس وقت فیصل بنک، الفلاح بنک یا دوسرے پرائیویٹ بنکوں کے پریذیڈنٹ کروڑوں روپے ماہانہ تنخواہ لے رہے ہیں جبکہ ہم بنک آف پنجاب کے پریذیڈنٹ کو صرف 5.6 ملین روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ سب پرائیویٹ بنک ہیں جبکہ میں تو بنک آف پنجاب کی بات کر رہی ہیں جو کہ اس وقت حکومت پنجاب کے تحت چل رہا ہے اور حکومت پنجاب اس کو own کرتی ہے۔یہ حکومت پنجاب کا بنک ہے اور یہ پرائیویٹ بنک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں محترمہ فائزہ احمد ملک کے سب سوالوں کا جواب دوں گا لیکن وہ مجھے بتادیں کہ سندھ بنک کے پریذیڈنٹ کی تنخواہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: آپ معزز ممبر سے سوال نہیں پوچھ سکتے۔آپ کا ان سے سوال کرنا نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ تا کہ انہیں پتا چل سکے کہ بنک آف پنجاب کتنا بڑا ہے اور اس کی کتنی برانچیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ معزز ممبر کو ضمنی سوال کا جواب دینے کی بجائے انہی سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے خزانہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس بابت اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8858 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈی اے او سے متعلقہ تفصیلات

*8858: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنے ملازمین ان اسامیوں پر کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں اکاؤنٹ آفس گجرات کا سال کا کتنا بجٹ ہے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ خرچ ہوا تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں، کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ پسندیدہ ملازمین کو ایکسٹرا چارج دیئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ایکسٹرا چارج والے ملازمین نے پرائیویٹ لوگ رکھے ہوئے ہیں، اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس گجرات میں صوبائی اور وفاقی افسران اور ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے اکاؤنٹس افسران کی (03) Sanction Posts اور (03) Working posts، ایک صوبائی اور دو وفاقی آفیسرز ہیں۔ باقی ملازمین کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل بجٹ= 49918388روپے

پچھلے پانچ سالوں میں خرچ شدہ بجٹ 48203321روپے Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی گجرات تعیناتی کا عرصہ تین سے پانچ سال ہے۔ سٹاف کی شدید کمی کی وجہ سے با امر مجبوری تمام آفیشلز کو ایک سے زیادہ assignments دی گئی ہیں تا کہ عوام کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ Sanction Seats اور Working Staff کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس گجرات میں کوئی پرائیویٹ بندہ کام نہیں کر رہا۔ تمام سٹاف extra time لگا کر اپنی ذمہ داریوں کو جانفشانی سے سر انجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ "ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں، کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ پسندیدہ ملازمین کو ایکسٹرا چارج دیئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟" اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

> "گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی گجرات تعیناتی کا عرصہ تین سے پانچ سال ہے۔سٹاف کی شدید کمی کی وجہ سے با امر مجبوری تمام آفیشلز کو ایک سے زیادہ assignments دی گئی ہیں تا کہ عوام کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ sanction seats اور working staff کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔"

جناب سپیکر: میاں طارق محمود! پہلے آپ کہتے ہیں کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اور پھر بعد میں آپ خود ہی اس کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ملازمین کا گجرات میں عرصہ تعیناتی کتنا ہے؟ جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

> "ان ملازمین کا گجرات میں عرصہ تعیناتی تین سے پانچ سال ہے۔"

مجھے بتائیں کہ ان ملازمین کا صحیح عرصہ تعیناتی کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! معزز رکن مہربانی کر کے اپنے ضمنی سوال کو دُہرا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ "ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ان ملازمین کا گجرات میں عرصہ تعیناتی تین سے پانچ سال ہے۔" یہ جواب نہیں بنتا تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کا صحیح جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ٹھیک نہیں آیا تو اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کے جواب کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8584 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8653 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8986 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8660 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ محنت و انسانی وسائل کے ورکرز کی میرج گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8660: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں ورکرز کی طرف سے میرج گرانٹ،ڈیتھ گرانٹ اور سکالر شپ کی یکم جنوری2015سے تاحال کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے ورکرز کو میرج گرانٹ دی گئی ہے جن فیکٹریز کے ورکرز کو گرانٹ دی گئی ان فیکٹریز کے نام بتائیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں کتنی ڈیتھ گرانٹ ملازمین کے وارثان میں تقسیم کی گئی تفصیل مزید ادارہ / فیکٹری وار بتائیں؟

(د) کتنے ورکرز کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ دیئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع ساہیوال میں یکم جنوری2015سے تاحال میرج گرانٹ کی 131، ڈیتھ گرانٹ14اور سکالرشپ کی140درخواستیں وصول ہوئیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں یکم جنوری2015سے تاحال 131 صنعتی ورکرز کو میرج گرانٹ دی جاچکی ہیں۔ فیکٹریز کے نام ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں یکم جنوری2015سے تاحال13 صنعتی کارکنان کے ورثاء کوڈیتھ گرانٹ کی مد میں۔/6500,000روپے تقسیم کئے گئے۔ فیکٹریز کے نام ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع ساہیوال میں18 طالب علموں کو 677,921روپے تعلیمی وظائف کی مد میں تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال جز(ب)کے حوالے سے ہے کہ ورکرز کو کتنیmarriage grantدی جاسکتی ہے؟اس سوال کے جواب کے مطابق کسی ورکر کو زیادہgrantدی گئی ہے اور کسی کو کمgrantدی گئی ہے یعنی اس کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! پہلے marriage grant 70 thousands تھی جس کو بعد میں بڑھا کر ایک لاکھ روپیہ کر دیا گیا تھا تو 70ہزار grant period میں جو applications آئی تھیں اُن کو 70ہزار روپے دیئے گئے تھے اور اُس کے بعد سے لے کر آج تک ایک لاکھ روپیہ چل رہا ہے تو اس وجہ سے اس سوال کے جواب میں معزز ممبر کو two different amounts نظر آ رہی ہیں لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس لسٹ کے مطابق پہلے والوں کو لاکھ لاکھ روپیہ marriage grant دی جا رہی ہے اور بعد والوں کو 70/70ہزار روپے marriage grant دی جا رہی ہے تو محترم پارلیمانی سیکرٹری اس کے بارے میں وضاحت فرما دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں بار بار clear کر رہا ہوں کہ جب marriage grant 70 thousands تھی تو 70ہزار روپے ہی ملتے تھے اور جب یہ گرانٹ ایک لاکھ روپے ہو گئی تب سے ایک لاکھ روپے مل رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ ان کے پاس marriage grant کی 131 applications آئیں، death grant کی 14 applications آئیں اور scholarships کی 140 applications موصول ہوئیں تو مذکورہ بالا تمام grants میں کتنی pendency ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں اس میں دو چیزیں clear کر دوں کہ جب یہ سوال پوچھا گیا تھا اور اس کا جواب آیا تھا یہ تب کا data ہے۔ آج کی انفارمیشن کے مطابق marriage grant کی 185 applications موصول ہوئی تھیں جن میں سے 155 paid ہیں اور 30 pending due to lack of funds ہیں اور last month میں ہمیں funds allocate ہو گئے ہیں

انشاءاللہ pending applications بھی جلد ہی clear ہو جائیں گی۔ آج کی انفارمیشن کے مطابق death grant کی 30 applications موصول ہوئی ہیں جن میں سے 19 paid ہیں اور باقی pending ہیں وہ بھی انشاءاللہ جلد ہی clear ہو جائیں گی۔ فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہمیں portions میں funding کرتا ہے تو انہوں نے last portion جون کے بالکل end میں دیا جس وجہ سے ہم اُس amount کو utilize نہیں کر پائے تو ہمیں وہ funds اکتوبر میں ملے ہیں تو ہم انشاءاللہ ان کو جلد ہی clear کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ funding کون سا محکمہ کرتا ہے؟ ان کے پاس کتنی funding آچکی ہے اور یہ طالب علموں کو کس کس مد میں وظائف دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! وفاقی ورکرز ویلفیئر بورڈ ہمیں funding کرتا ہے اور ہم طالب علموں کو ہر ڈگری کے لئے الگ الگ وظائف دیتے ہیں۔ کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی ورکر کے بچے کا میرٹ پر داخلہ ہوتا ہے تو محکمہ اُس کو وظیفہ دینے کا پابند ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ طالب علموں کو کتنا وظیفہ دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! کسی بھی مزدور کا بچہ جب میرٹ پر کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخلہ لیتا ہے تو اُس کی فیس، اُس کی transportation، اُس کی کتابیں اور اُس کے سمسٹر کا ہر طرح کا خرچہ گورنمنٹ دیتی ہے اور اُس کی کوئی limit نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9103 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پولیس میں انشورنس کی رقم اور اس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*9103: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس میں انشورنس کی مد میں ہر ماہ تنخواہ سے کس percentage سے رقم کاٹی جاتی ہے سکیل وار تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ انشورنس کی مد میں کاٹی جانے والی رقم دوران سروس فوت ہونے والے کو تو دی جاتی ہے لیکن ریٹائرڈ ملازم کو نہیں دی جاتی، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے والوں کی جمع پونجی انشورنس کی مد میں واپس کرنا چاہتا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) پنجاب پولیس میں انشورنس کی مد میں ہر ماہ تنخواہ سے 0.036 فیصد سے رقم کاٹی جاتی ہے سکیل وار تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

BPS	Monthly Premium (Rs)
1-4	54.00
5-10	63.00
11-15	107.00
16	161.00
17	215.00
18	313.00
19	375.00
20&Above	447.00

(ب) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کو انشورنس کی رقم دی جاتی ہے لیکن ریٹائرڈ ملازمین کو انشورنس کی رقم نہیں دی جاتی اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. monthly premium بہت کم رقم کاٹا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دوران سروس انتقال ہونے والوں کی انشورنس کی رقم پوری نہیں ہوتی

2. جن کی سروس کم ہوتی ہے ان کو بھی انشورنس کی رقم دی جاتی ہے جبکہ monthly premium بہت کم کاٹا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے والوں کی جمع پونجی انشورنس کی مد میں واپس نہیں کرنا چاہتا اس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. یہ سکیم صرف دوران سروس فوت ہونے والوں کے لئے ہے۔
2. Monthly Premium بہت کم رقم کا کاٹا جاتا ہے۔
3. دوران سروس ملازمین کے فوت ہونے پر تمام پولیس اہلکاران کی ماہانہ تنخواہ سے تھوڑا سا Monthly Premium کاٹا جاتا ہے تا کہ Widows کی مالی امداد ہو سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ بالکل درست ہے کہ دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کو انشورنس کی رقم دی جاتی ہے لیکن ریٹائرڈ ملازمین کو انشورنس کی رقم نہیں دی جاتی۔ کیا یہ اسے review کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ جو لوگ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں ان کو بھی انشورنس کی رقم کا کچھ حصہ مل جائے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے جو طریق کار بنایا ہے۔ کیا وہ آپ کو پسند نہیں ہے؟ آپ اس کے لئے قانون سازی کر سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال اسی لئے دیا گیا ہے کہ اس میں تبدیلی کی جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے اور لوگوں کے نقصان کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا محکمہ خزانہ ملازمین کی بہتری کے لئے اس میں تبدیلی کرنے کا سوچتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محکمہ خزانہ فی الحال تو کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتا۔ اگر محکمہ پولیس کی طرف سے کوئی تجویز آتی ہے تو انشاء اللہ اس کو دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس میں قانونی سازی کرانی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں بہتری کی ضرورت ہے تو انشاء اللہ محکمہ ان کا ساتھ دے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں بہتری آنی چاہئے کیونکہ ایک بندہ ساری ملازمت میں اپنے پیسے کٹواتا ہے۔ یہ ملازمین سے زیادہ percentage سے پیسے بھی لے لیں لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد انشورنس کی رقم میں سے کچھ نہ کچھ ان کو مل جائے تو بہتر ہے۔ اس بارے میں محکمہ خزانہ کو سوچنا چاہئے اور اس میں تبدیلی کرنی چاہئے۔ یہ اس پر کوئی کمیٹی بنا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس میں کمیٹی نہیں بنے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ اپنی کمیٹی بنائے اور پرانے نظام کو review کرے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب نے جو بات کی ہے اس پر محکمہ ہمدردانہ غور کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس پر غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کی سڑکوں اور سیوریج وغیرہ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8661: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کس سال میں تعمیر کی گئی تھی، سال 12-2011 سے سال 16-2015 تک اس لیبر کالونی میں سڑکوں کی مرمت، نکاسی آب اور فراہمی آب پر کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا محکمہ اس لیبر کالونی کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا محکمہ رجسٹرڈ ورکرز کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید لیبر کالونی ساہیوال میں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع ساہیوال میں لیبر کالونی کی تعمیر محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ نے جون 1994 میں 59,74,000/- روپے کی لاگت سے تعمیر کی۔ سکیم ہذا 1998 میں ٹی ایم اے ساہیوال کے حوالے کی گئی جو کہ اس کی مینٹیننس کا ذمہ دار ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر کے پاس مینٹیننس کی مد میں کوئی رقم نہ ہے۔

(ب) لیبر کالونیوں کی مالکانہ حقوق کی بنیاد پر الاٹمنٹ کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ، آرڈیننس 1971 کے قانون میں ترمیم کے لئے وفاقی حکومت (ورکرز ویلفیئر فنڈ، اسلام آباد) کو درخواست بھیجی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو نے بیس ایکڑ اراضی ضلع ساہیوال میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کا بلا معاوضہ برائے تعمیر لیبر کالونی الاٹ کی ہے جونہی اراضی کا قبضہ حاصل ہو گا مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا محکمہ لیبر کالونی کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے جواب میں ہے کہ 1994 میں یہ کالونی -/5974000 روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی تھی تو ان لوگوں کو جو غریب مزدور ہیں، ان کو یہ گھروں کی چھت کب تک دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ ان کو مالکانہ حقوق کب تک دے دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! مئی 2012 میں ڈیفنس میں جو لیبر کالونی تعمیر ہوئی تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بالکل یہ وژن دیا تھا کہ ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور پچھلی تمام کالونیوں کے بھی مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ اس کے لئے تمام

ڈی۔سی صاحبان کو کمیٹی بنانے کے لئے Letter جاری کر دیا گیا تھا۔ اسی کے ساتھ ورکرز ویلفیئر فنڈز اسلام آباد جو کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈز کی funding بھی کرتا ہے انہوں نے اعتراض کر دیا کہ ورکرز ویلفیئر فنڈز آرڈیننس 1971 کے تحت جو لیبر کالونیاں ہیں ان کو ماہانہ کرائے کی بنیاد پر الاٹ کرنے کا طریق کار ہے۔ اس کے بعد جب نیشنل آڈٹ ہوا انہوں نے بھی یہی اعتراض کر دیا۔ اس کے بعد یہ process جزوی طور پر روک دیا گیا لیکن ساتھ ہی ہم نے ورکرز ویلفیئر فنڈز اسلام آباد کو آرڈیننس کی ترمیم کے لئے لکھ دیا ہے۔ اب جیسے ہی وہاں سے کوئی پیشرفت آئے گی تو اس پر آگے عمل کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ لیبر کا معاملہ ہے، کسی جگہ پر تو ڈیپارٹمنٹ کو خیال کرنا چاہئے چلیں کسی سوال میں جواب دے دیا لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کر دیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کسی سوال کے جواب میں انہوں نے کان پکڑنے کا مشورہ دے دیا ہے تو اس میں تو یہ خود پکڑ لیں۔ یہ بڑی سیدھی سی بات ہے کہ مزدور جن کا ہم اور آپ نعرہ بھی لگاتے ہیں۔ ان سے ڈیپارٹمنٹ پیسے لے چکا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے درخواست بھیجی ہے تو انہوں نے کب درخواست بھیجی ہے۔ یہ on the floor of the House بتادیں کہ جن سے ڈیپارٹمنٹ نے پیسے لئے ہیں ان مزدوروں کو یہ کب تک مالکانہ حقوق دیں گے اور چھت فراہم کریں گے؟ ہمیں نہیں معلوم کہ ان بے چاروں کے کیا حالات ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کی latest position بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! latest position یہی ہے کہ ان کو لکھ کر بھیج دیا ہے جیسے ہی وہاں سے کوئی clearance آئے گی تو یہ کام ہو جائے گا۔ باقی یہاں پر پنجاب حکومت یا پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ کی کسی قسم کی negative approach یا سوچ نہیں ہے۔ ہم نے کر دیا تھا لیکن ہم ایک قانون کے تحت چلتے ہیں تو اس قانون نے ہمیں روک رکھا ہے نہیں تو ہم کب کا

کر دیتے۔ ہم تو خود مزدور کے ساتھی ہیں، ہماری حکومت بالکل مزدور کا ساتھ دیتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اس وژن کے مطابق جتنا کام کیا ہے کسی اور نے نہیں کیا۔ اس کی approval جیسے ہی آجائے گی ہم اس کو کر دیں گے۔ ہمیں اس میں کوئی problem نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ letter کب بھیجا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میرے notice میں یہ نہیں ہے۔ میں ان کو پوچھ کر بتا دوں گا کہ کب بھیجا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ یہ بڑا اہم اور ضروری سوال ہے۔ یہ عوام کا سوال ہے اور یہ مزدوروں کا سوال ہے۔ ہم 5۔ مئی مزدوروں کا دن مناتے ہیں اور یہاں ہم ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھ رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یکم مئی مزدوروں کا دن ہے 5۔ مئی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم 365 دنوں میں یکم مئی ایک دن ان کے لئے مناتے ہیں۔ یہ ان کے حقوق کا کام ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں ان کو بقیہ تفصیل فراہم کر دوں گا لیکن میں نے ان کو تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ ہم یہاں پر کوئی معرکہ نہیں جیتنا چاہ رہے بلکہ یہ وقفہ سوالات ہے۔ جس میں، میں نے تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ میں letters کی تفصیل ان کو دے دوں گا کہ وہ ہم نے کب بھیجے تھے اور ongoing process کیا چل رہا ہے۔ ہم خود یہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس میں negative approach نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اور نیک نیتی سے یہ کام کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ایک مہربانی کریں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اسے کمیٹی کے سپرد کرنا غلط ہے تو آپ اسے کمیٹی کے سپرد نہ کریں لیکن اسے next session کے لئے pending کر دیں کہ اُس میں یہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! اس میں کیا pending کرنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ لیبر کو خود مالکانہ حقوق دینا چاہتے ہیں تو یہ گھر ان کے نام ٹرانسفر کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ وفاقی حکومت کے پاس بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ہم نے اسلام آباد لکھا ہوا ہے۔ وہ ہمارا funding ادارہ وہی ہے وہاں سے جواب آئے گا تو ہم کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور اس سوال کو کمیٹی کے سپرد نہ کریں لیکن pending کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں بالکل ان کے ساتھ ہوں لیکن اس سوال کو pending کرنے کا جواز نہیں بنتا کیونکہ میں نے تفصیلی جواب ہاؤس میں دے دیا ہے۔ یہ کس چیز پر سوال کو pending کروانا چاہتے ہیں، یہ مجھے بتا دیں۔ جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں کہ یہ گا، گے اور گی والا کام نہ کریں بلکہ on the floor of the House ایک date دیں کہ کب یہ کام کر دیں گے؟

جناب سپیکر! اس کے بعد میں نے جز(ج) میں پوچھا ہے کہ کیا محکمہ رجسٹرڈ ورکرز کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید لیبر کالونی ساہیوال میں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟ انہوں نے اس کا بھی جواب دیا ہے کہ ہم ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک یہ کام بھی کریں گے؟ انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے بیس ایکڑ اراضی ضلع ساہیوال میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کا بلا معاوضہ برائے تعمیر لیبر کالونی الاٹ کی ہے جونہی اراضی کا قبضہ حاصل ہو گا مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں یہ اس کا جواب اگلے اجلاس میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس سوال کا آئندہ اجلاس میں مکمل جواب لایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9121 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری محکموں کو کورٹ فیس کی معافی سے متعلقہ تفصیلات

*9121: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عدالتوں میں مقدمات دائر کرتے وقت جو کورٹ فیس لگانا ضروری ہے یہ سرکار کی طرف سے دائر کئے جانے والے مقدمات / اپیل پر بھی لگانا ضروری قرار دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر اوقات سرکاری محکموں کے پاس کورٹ فیس کی مد میں اخراجات کے لئے رقم نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے یا محکمہ / سرکار کا دفاع کرنے کے لئے بروقت مقدمات دائر نہیں کرپاتے جس کی وجہ سے خصوصاً محکمہ مال وکالونیز سرکار کے اثاثوں کا دفاع کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور پیشہ ور افراد سرکار کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نظام کی اس خامی کو دور کرنے اور سرکار کے مؤقف کا بروقت اور فوری دفاع کرنے کے لئے سرکار اور سرکاری محکموں کی طرف سے دائر ہونے والے مقدمات میں کورٹ فیس کی معافی کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ہر مالی سال کے بجٹ کی تیاری کے وقت پنجاب کے تمام اضلاع اور تحصیلیں A03917-Law Charges کی مد میں اپنی demand بورڈ آف ریونیو کو ارسال کرتے ہیں جو کہ consolidated شکل میں فنانس ڈیپارٹمنٹ منظوری کے لئے بھجوا دی جاتی ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فنڈز منظور ہونے کے بعد متعلقہ اضلاع اور تحصیلوں میں بجٹ تقسیم کر دیا جاتا ہے اگر کسی ضلع یا تحصیل کو اضافی فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے تو اضافی بجٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظوری کے بعد متعلقہ ضلع یا تحصیل کو مہیا کر دیا جاتا ہے۔

(ج) سرکار کے ساتھ اس طرح کا امتیازی سلوک روا رکھنا قرین انصاف نہ ہے لہذا ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سرکاری محکموں کے لئے کوئی رعایت نہیں ہے اور کورٹ فیس لگانا ان کے لئے بھی لازم ہوتا ہے۔ حکومت یا سرکار بہت سے مقدمات میں بروقت کورٹ فیس نہیں لگا سکتی جس کی وجہ سے وہ move نہیں ہوتے۔ اس سے سرکار کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے اس پر توجہ دی جانے چاہئے کہ ان کو بروقت پورے وسائل مہیا کئے جائیں یا ان کو کورٹ فیس سے exempt کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرمائیں جو کہ میاں صاحب پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جو محکمے کی طرف سے جواب آیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ ایسا فیس معاف کرنے کا کوئی پلان نہیں رکھتی لہذا جہاں تک معزز ممبر کا خیال ہے گورنمنٹ کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے تو اس کے لئے کوئی کمیٹی قائم کر دیں ممکن ہے کہ محکمہ وہ بات اس طرح نہ بتا رہا ہو جس طرح معزز ممبران اس مسئلے کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی بہتری آسکتی ہے تو اس کے لئے آپ کوئی کمیٹی قائم کر دیں۔ مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو قبضہ گروپوں کے ایسے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ محکمہ مال و کالونیز کا اختیار زمینوں کی حقوق ملکیت دینا ہے۔ وہاں پر ایک خاندان نے judiciary

کے ذریعے بیس، پچیس، تیس مربع زمین کی حقوق ملکیت لی ہے۔ آپ دیکھیں کہ حکومت کے پاس کورٹ فیس لگانے کے پیسے نہیں ہیں تو اس سے سرکار کا کتنا نقصان ہے لہذا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنادی جائے یا پھر یہ سوال ہی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کون سا سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 9121 جس کے متعلق میں نے ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا جواب آلینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنادی جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاکہ اصل حقائق سامنے آسکیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کمیٹی تو پہلے سے ہی موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، دونوں صاحبان یہی فرما رہے ہیں لہذا اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9022 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت کے رجسٹرڈ ادارے اور ان سے متعلقہ تفصیلات

*9022: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت سے کون کون سے ادارے، فیکٹریاں، کارخانے رجسٹرڈ ہیں ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان میں کتنی لیبر کام کر رہی ہے؟

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت کے کتنے سکولز اور ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(د) محکمہ محنت تحصیل ٹیکسلا میں اپنے رجسٹرڈ کارکنوں کو تعلیم اور صحت کی سہولیات کن کن سرکاری اور پرائیویٹ اداروں سے مہیا کرتا ہے ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ہ) کیا محکمہ محنت تحصیل ٹیکسلا میں مزید سکول اور مراکز صحت کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کہاں کہاں تفصیل فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(و) کیا تحصیل ٹیکسلا میں کوئی لیبر کالونی ہے یا بنانے کا کوئی منصوبہ ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ اداروں کی تعداد 166 ہے ان کے نام وپتا جات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ اداروں میں کام کرنے والی لیبر کی کل تعداد 3382 ہے۔

(ج) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول، ہسپتال وڈسپنسری موجود نہ ہے۔

(د)

i) صنعتی کارکنان کے بچے تحصیل ٹیکسلا میں تمام سرکاری کالجز اور یونیورسٹیز میں داخلہ کے اہل ہیں۔ اس کے علاوہ تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں، میڈیکل کالجز/یونیورسٹیز جو ہائر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور پاکستان انجینئر کونسل سے رجسٹرڈ ہوں داخلہ لے سکتے ہیں۔

تاہم اس وقت صنعتی کارکنان کے بچے تحصیل ٹیکسلا کے 12 تعلیمی، میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لسٹ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی تحصیل ٹیکسلا میں اپنے رجسٹرڈ کارکنوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولت سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر حسن ابدال سے مہیا کرتا ہے۔

(ہ)

i) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر کے تحت تحصیل ٹیکسلا میں دو ورکرز ویلفیئر سکولز برائے طلباء و طالبات ٹیکسلا لیبر کالونی میں قائم کئے جائیں گے جس کے لئے مجوزہ لیبر کالونی میں رقبہ مختص ہے۔

ii) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی تحصیل ٹیکسلا میں ایک ایمر جنسی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتا ہے جس کے لئے جگہ کی تلاش جاری ہے۔

(و) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے لیبر کالونی ٹیکسلا کے لئے کل رقبہ 273 کنال،3 مرلے مختص کیا ہے۔جس میں سے فیز۔Iکا تعمیراتی کام 133.83 کنال پر کیا جائے گا۔ اس کالونی میں810 مربع فٹ کے 576 فلیٹس بنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ کالونی میں دو ورکرز ویلفیئر سکولز برائے طلباء و طالبات، کمیونٹی سنٹر اور مسجد تعمیر کروائے جائیں گے۔ اس منصوبے کاPC-Iورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد منظوری کے لئے بھیجا جاچکا ہے جس کی منظوری کے بعد منصوبہ شروع ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج)میں کہا گیا ہے کہ محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول، ہسپتال و ڈسپنسری موجود نہ ہے تو مجھے اس کی وجوہات بیان فرمادیں اور یہ بھی بتادیں کہ کیا یہ وہاں ہسپتال و ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کیا آپ وہاں ہسپتال و ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر!جیسا کہ میں پہلے بھی بتاچکا ہوں کہ ہسپتال و ڈسپنسری کے لئے ہمارے محکمے کا ایک معیار ہے۔ٹیکسلا میں ہمارے محکمے کے معیار کے مطابق رجسٹرڈ لیبرز کی تعداد پوری نہیں جس کی وجہ سے وہاں پر کوئی ڈسپنسری ابھی تک موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کیا وہ آپ کے محکمے کے معیار پر پورا نہیں اترتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر!جی، وہاں لیبر کی تعداد معیار کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی لیبر محکمے کے معیار پر پورا نہیں اترتی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! اگر وہاں پر لیبر معیار کے مطابق پوری نہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ معیار کے مطابق کتنی لیبر کی تعداد ہونا ضروری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! جہاں پر 3500 ورکرز رجسٹرڈ ہوں وہاں پر ڈسپنسری کھولی جاسکتی ہے۔ اسی طرح آگے چلتے جائیں تو جہاں پر 15 ہزار ورکرز رجسٹرڈ ہوں وہاں پر 25 بیڈز پر مشتمل ہسپتال معیار کا حصہ ہے۔ Further more جہاں پر 25 ہزار یا اس سے زیادہ ورکرز رجسٹرڈ ہوں تو وہاں پر پھر 50 یا 100 بیڈز کا ہسپتال معیار کا حصہ ہے۔ باقی جہاں تک سکولز کی بات ہے تو سکولز کے لئے ہمارا کوئی معیار نہیں ہے کیونکہ ہم جو کام کر رہے ہیں اور جو فنڈنگ اداروں کی طرف سے ملتی ہے اس میں ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی support نہیں ملتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ sustainability کیا ہے اس حساب سے ہم وہاں پر سکولز کھول لیتے ہیں تو یہ ہمارا معیار ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرا جز (د) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں اور کالجز میں جو لیبر ز کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کی انہوں نے ایک لسٹ دی ہے جس میں 12 تعلیمی ادارے درج ہیں۔ اس میں سرکاری اور پرائیویٹ جتنے بھی ٹیکسلا کے تعلیمی ادارے ہیں سب کے نام پرنٹ ہیں۔ اگر یہ یو کے کی بھی دس بارہ یونیورسٹیوں کے نام پرنٹ کر دیتے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کیا جو رجسٹرڈ ورکرز ہیں ان کے بچوں کے تعلیمی اخراجات وہ خود برداشت کرتے ہیں یا محکمہ اس کی وضاحت کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! وہ ادارے جو لیبر ڈیپارٹمنٹ میں in list ہیں ان اداروں میں اس مزدور کا بچہ جس کا داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے اس کا تمام تر خرچہ لیبر ڈیپارٹمنٹ پنجاب برداشت کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، ملک صاحب! اب یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ جیسا کہ میرے بھائی نے on the floor of the House یہ بات کہی ہے کہ تمام اخراجات لیبر ڈیپارٹمنٹ برداشت کرتا

ہے لیکن ایسا نہیں ہے چونکہ انہوں نے floor پر commitment کی ہے تو میں آئندہ تعلیمی سال میں جتنے بھی۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے میرٹ کی بنیاد پر بات کی ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! جی، جو میرٹ پر ہوں گے ان کی ہی بات کر رہا ہوں چونکہ یونیورسٹیوں میں ایک ایک semester کی لاکھوں روپے فیس ہوتی ہے اور وہ labour category میں آتے ہیں تو یہ ان اداروں میں آئندہ سال کے حوالے سے مجھے یہ تھوڑا اور واضح الفاظ میں بتا دیں کیونکہ بڑے تلخ ہیں بندہ مزدور کے اوقات چونکہ مزدور کی اور اس کے بچوں کے مستقبل کی بات ہو رہی ہے تو ظاہر ہے ان کی فکر کرنے میں دنیا اور آخرت میں بھی کامیابی ہے تو وہ بچے جن کا داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے کیا ان کے تعلیمی اخراجات گورنمنٹ پنجاب یا ان کا محکمہ خود برداشت کرے گا؟ اگر ان کا جواب ہاں میں ہے تو میں آئندہ سال میں مزدور کے بچوں کا خیال رکھوں گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو بات انہوں نے کی ہے آپ نے بھی وہی بات کی ہے۔ اگر وہ بچے آپ کے معیار پر پورا اترتے ہوں گے تو ان تمام بچوں کو آپ تعلیمی اخراجات دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! جی، بالکل ان کو ہم تعلیمی اخراجات دیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! ان کا سوال مکمل ہو چکا ہے اور اس کا جواب آ گیا ہے اور اس سوال پر پہلے ہی تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں ٹھیک ہے اب آپ آئندہ کسی اور سوال کا انتظار کریں۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9129 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! نہیں، نہیں۔ ابھی ڈاکٹر صاحب کی میرے پاس کوئی request نہیں آئی اس لئے on his behalf سوال ہو سکتا اور نہ ہی اس سوال کا جواب ہی آیا ہے۔ جی، مہربانی۔ اس پر کوئی بات

نہیں ہو سکتی۔ یہ سوال ڈاکٹر صاحب کا ہے اور وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس لئے اس پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اگلا سوال نمبر9106 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ اب یہ آخری سوال ہے کیونکہ وقفہ سوالات تقریباً ختم ہو گیا ہے اور اس کا صرف ایک آدھ منٹ باقی ہے۔ محترمہ شمیلہ اسلم موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ایک بہت اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع میانوالی میں محکمہ محنت کے زیر انتظام سکول اور ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*8632: **ڈاکٹر صلاح الدین خان:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ محنت کے کتنے سکول، ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور سکولوں کے سال 2014-15، 2015-16 اور 2016-17 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اس ضلع میں مزید کتنے سکول اور ڈسپنسریاں / ہسپتال محکمہ محنت بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) اس ضلع میں قائم سکولوں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول نہ ہے۔ ضلع ہذا میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت ایک ڈسپنسری اور ایک ایمرجنسی سنٹر تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت علاج معالجہ وادویات کی سہولت فراہم کر رہے ہیں ان طبی مراکز کے نام وپتا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہاؤسنگ کالونی پرانا ہسپتال سکندر آباد ضلع میانوالی۔
2. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر گورنمنٹ ہائی سکول روڈ میانوالی۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد دس ہے جن میں سے دو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ضلع میانوالی

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد منظور شدہ اسامی	تعداد خالی اسامی	مدت خالی اسامی
1	میڈیکل آفیسر	17	1	1	14-10-2015
2	ڈسپنسر	9	3	1	09-12-2016
3	دائی	03	1	--	--
4	چوکیدار	03	1	--	--
5	سوئیپر	02	1	--	--
	کل تعداد		7	02	--

2۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر میانوالی

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد منظور شدہ اسامی	تعداد خالی اسامی	مدت خالی اسامی
1	ہیڈ ڈسپنسر	12	1	--	--
2	نائب قاصد/چوکیدار	4	1	--	--
3	سوئیپر	2	1	--	--
4	کل تعداد		3	--	--

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت طبی مراکز کے بجٹ واخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	بجٹ	اخراجات
2014-15	4لاکھ25ہزار روپے	3لاکھ26ہزار4سو21روپے
2015-16	4لاکھ45ہزار روپے	3لاکھ65ہزار7سو روپے
2016-17	4لاکھ50ہزار روپے	2لاکھ95ہزار3سو روپے

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی پیپلاں میں ایک ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ضلع میانوالی میں صنعتوں اور صنعتی کارکنوں کی تعداد کے متعلق اعداد و شمار حاصل کرنے کے بعد ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کی سفارشات مجاز اتھارٹی (گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد) کو بھیجی جائیں گی۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول نہ ہے۔

فیصل آباد: محکمہ خزانہ کے ملازمین کی تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8573: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ خزانہ کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ڈسٹرکٹ وار بتائیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنی تحصیل deficit budget کے ساتھ ہیں؟

(ج) ان تحصیلوں جو کہ deficit بجٹ میں ہیں ان میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کو کتنے عرصہ سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع کی کون کون سی تحصیل/TMA Deficit بجٹ میں ہیں ان کے نام اور وہ کب سے deficit بجٹ میں ہیں؟

(ہ) ان تحصیلوں کے ملازمین کو کتنے عرصہ سے کس بناء پر تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) اس ڈویژن میں محکمہ خزانہ کے تحت درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ کا نام	تعداد ملازمین
1۔	فیصل آباد	109

2۔	جھنگ	38
3۔	چنیوٹ	36
4۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	40
	کل تعداد ملازمین:	223

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی اطلاع کے مطابق(Annex-I)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور فیصل آباد ڈویژن میں درج ذیل لوکل گورنمنٹس deficit budget کے ساتھ ہیں:

ڈسٹرکٹ کونسل چنیوٹ، میونسپل کمیٹی چنیوٹ، میونسپل کمیٹی بھوانہ، میونسپل کمیٹی چناب نگر، میونسپل کمیٹی لالیاں ضلع چنیوٹ میں اور ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ، میونسپل کمیٹی جھنگ اور میونسپل کمیٹی اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں Deficit Budget میں ہیں۔

(ج) ان تحصیلوں جو کہ deficit budget میں ہیں تمام ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع میں کوئی بھی تحصیل/TMA، Deficit Budget میں نہیں ہے۔

(ہ) ان تحصیلوں میں تمام ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔

پنجاب کو فیڈرل فنانس کمیشن کی طرف سے دی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8584: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وفاقی حکومت (فیڈرل فنانس کمیشن) کی طرف سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران صوبہ کو کتنی رقم کس ہیڈ میں فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران صوبائی فنانس کمیشن کی طرف سے صوبہ کے اضلاع میں کتنی رقم تقسیم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان تین سالوں کے دوران فیصل آباد ڈسٹرکٹ کو کتنی رقم صوبائی فنانس کمیشن کی طرف سے کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(د) فیصل آباد میں ان سالوں کے دوران میگا پراجیکٹس کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ان میگا پراجیکٹس کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) وفاقی حکومت (فیڈرل فنانس کمیشن) کی طرف سے سال15-2014، 16-2015اور 17-2016 کے دوران صوبہ کو وصول ہونے والی رقم کی تفصیلات Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان سالوں کے دوران صوبائی فنانس کمیشن کی طرف سے صوبہ کے اضلاع میں جو رقم تقسیم کی گئی اس کی تفصیلات Annex-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان تین سالوں کے دوران فیصل آباد ڈسٹرکٹ کو صوبائی فنانس کمیشن کی طرف سے نان ڈویلپمنٹ اور ڈویلپمنٹ جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیلات Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) فیصل آباد میں ان سالوں کے دوران میگا پراجیکٹس کے لئے جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیلات Annex-IV ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

لاہور: پی ایس ایل پر محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری کردہ گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8986: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 5۔مارچ 2017 کو قذافی سٹیڈیم لاہور میں جو PSL کرکٹ کا فائنل ہوا ہے محکمہ خزانہ پنجاب نے اس کے لئے کتنی رقم جاری کی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن محکمہ جات اور اداروں کو دی گئی ہے؟

(ج) کیا اس رقم کی demand ان محکمہ جات اور اداروں کی طرف سے آئی تھی؟

(د) اس مقصد کے لئے محکمہ خزانہ پنجاب نے پنجاب پولیس کو کتنی رقم فراہم کی ہے اور کس کس مقصد کے لئے کس کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی تھی؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) محکمہ خزانہ نے محکمہ پولیس پنجاب کو 10.066 ملین روپے کی رقم جاری کی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ رقم صرف محکمہ پولیس کو دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ پولیس پنجاب کی جانب سے اس رقم کی ڈیمانڈ موصول ہوئی تھی جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جاری کردہ رقم پی ایس ایل کے لئے چار یوم کی سکیورٹی پر مامور پولیس ملازمین کے کھانے پینے کے اخراجات کے لئے جاری کی گئی۔

ضلع وہاڑی میں ہسپتالوں کی تعداد اور عملے سے متعلقہ تفصیلات

*9106: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سوشل سکیورٹی وہاڑی کے تحت ہسپتالوں کے نام اور یہ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف و دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں، کتنی خالی ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں مریضوں کے چیک اپ اور ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت کوئی ہسپتال نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جواب جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

صوبہ پنجاب: فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی رجسٹریشن ودیگر تفصیلات

*9168: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سمیت صوبہ بھر میں لیبر لاء کے تحت رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ، فیکٹریوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کتنے افراد ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے لیبر لاء کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور کیا جو عام مزدور محنت مزدوری کرتے ہیں ان کو رجسٹرڈ کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے تاکہ ان کی زندگی میں بہتری لائی جاسکے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں لیبر لاء کے تحت رجسٹرڈ اداروں کی تعداد 19307 ہے

(ب) صوبہ پنجاب میں لیبر لاء کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں میں کام کرنے والے ورکروں کی تعداد 999230 ہے۔ فی الوقت ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے جس کے تحت عام مزدور جس کا تعلق کسی ادارہ سے نہ ہے کو رجسٹر کیا جاسکے۔

وزیر اعلیٰ کے جبری مشقت کے خاتمے کے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*9183: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیر اعلیٰ کے جبری مشقت کے خاتمے کے پروگرام کے سلسلے میں کوئی سروے کرایا گیا تھا؟

(ب) کیا سروے کے حوالے سے کوئی رپورٹ مرتب کی گئی ہے تفصیل سے رپورٹ کے نتائج بیان کئے جائیں؟

(ج) سروے پر کتنے اخراجات آئے، تفصیل بیان کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ محنت نے بھٹوں پر کام کرنے والے ورکرز اور ان کے بچوں کے بارے میں ایک سروے کروایا ہے، جس کا مقصد ان بچوں کو تعلیم دلوانا ہے تاکہ یہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں اور نسل در نسل ہونے والی جبری مشقت کا خاتمہ کیا جاسکے۔

(ب) بھٹوں پر کئے گئے سروے کی ابتدائی معلومات کے تحت 87013 بچوں کو سکولوں میں داخل کروایا گیا ہے اور ان کو مالی معاونت خدمت کارڈ کے ذریعے دی جارہی ہے اور داخلے پر والدین کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی مالی معاونت کی جارہی ہے۔ تاہم اب تک اس سروے سے حاصل شدہ معلومات پر کوئی جامع رپورٹ مرتب نہیں کی گئی۔

(ج) اربن یونٹ نے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کے لئے کروائے گئے سروے کے لئے اخراجات کی مد میں 62.508 ملین روپے کے اخراجات کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر مذکورہ اخراجات کو کم کرنے کے لئے اربن یونٹ کے ساتھ مذاکرات کئے گئے جس کے نتیجے میں اربن یونٹ 54.940 ملین روپے کے اخراجات کے مطالبہ کے لئے رضامند ہو گیا۔ جس میں 18.00 ملین روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جبکہ بقایا 36.940 ملین روپے کے اخراجات کی فراہمی کے لئے معاملہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں زیر غور ہے۔

لاہور میں اینٹوں کے بھٹے اور مزدوروں سے متعلقہ تفصیلات

*9184: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے اینٹوں کے بھٹے ہیں؟

(ب) ان پر کام کرنے والوں مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بھٹہ مزدوروں کو سوشل سکیورٹی گارڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) 2016 سے آج تک کتنے بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکول میں enroll کرایا گیا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ اینٹوں کے بھٹوں کی تعداد 190 ہے۔

(ب) اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

i) پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں جبری مشقت کے بارے میں اعداد و شمار، حکومت پنجاب کے ادارے اربن یونٹ کے ذریعے اکٹھے کئے ہیں۔ جس میں بھٹہ مزدوروں کے 88797 بچوں کی نشاندہی کی گئی اور نزدیکی سکولوں میں داخل کروائے گئے ہیں۔

ii) ایسے تمام بچوں کو سکولوں میں بوقت داخلہ ایک دفعہ مالی معاونت مبلغ۔/2000 روپے اور مبلغ۔/1000 روپے ماہانہ فی بچہ کے حساب سے خاندان کے سربراہان کو بذریعہ خدمت کارڈ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

iii) علاوہ ازیں مختلف دیگر سیکٹرز میں کام کرنے والے 44000 بچوں کو رسمی و غیر رسمی سکولوں میں داخل کروایا جاچکا ہے۔

iv) پنجاب حکومت نے فوری قانون سازی کرتے ہوئے قانون پنجاب اسمبلی سے سال 2016 کے دوران منظور کروایا ہے جو کہ بنام The Punjab Prohibition on Employment of Children at Brick Kilns Act, 2016 اور مذکورہ قانون کے تحت متعلقہ انسپکٹران جن میں محکمہ لیبر کے علاوہ ضلعی حکومتوں اور پولیس کے افسران بھی شامل ہیں نے مورخہ 14.09.2017 تک 10417 معائنہ جات کئے 894 مالکان کے خلاف FIRs کا اندراج متعلقہ پولیس سٹیشن میں کروایا جاچکا ہے۔انجام کار 822 گرفتاریاں تاحال عمل میں لائی گئیں جبکہ 230 بھٹہ جات سیل کئے جاچکے ہیں۔

v) جبری مشقت کی نشاندہی کے لئے مفت ہیلپ لائن 0800-88889 (LASU) لیگل ایڈ سروس یونٹ کام کر رہا ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام الناس اپنے اردگرد ہونے والی جبری مشقت کی شکایات مندرجہ بالا نمبر پر کرسکتے ہیں جس کے بعد متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

vi) اس پراجیکٹ کے تحت مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم MIS کا آغاز کیا گیا ہے جس کا مقصد جبری مشقت میں موجود مرد و خواتین کے بچوں جن کا سکولوں میں داخلہ کرایا گیا ہے کی نگرانی اور ان کی کارگردگی کا جائزہ لینا بھی شامل ہے۔

vii) اسی طرح انفارمیشن ریفرل سسٹم (IRS) کا آغاز بھی کیا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد جبری مشقت میں موجود بچوں اور ان کے خاندان والوں کو گورنمنٹ کے دوسرے محکموں کے ذریعے معاشرتی تحفظ اور مالی امداد فراہم کرنا ہے۔

viii) مزید برآں جن بچوں کے والدین کے شناختی کارڈ نہیں بنے ہوئے ان کے شناختی کارڈ بھی پراجیکٹ ہذا کے تحت بنائے جارہے ہیں۔اب تک 47117 افراد کے شناختی کارڈ کا اجراء کروایا جاچکا ہے۔

ix) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی بھٹہ مزدوروں کو دیگر صنعتی و تجارتی کارکنان کی طرح مفت طبی ومالی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی بھٹہ مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈز جاری کر رہا ہے اور جو بھٹہ مالکان اپنے مزدوروں کا سوشل سکیورٹی کارڈ نہیں بنوا رہے ان کے خلاف قانونی

چارہ جوئی کی جارہی ہے تاکہ بھٹہ مزدور سوشل سکیورٹی کے تحت حاصل شدہ سہولیات سے مستفید ہوسکیں۔

(د) 2016 سے تاحال بھٹہ مزدوروں کے 87013 بچوں کو سکولوں میں enroll کرایا گیا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24۔نومبر 2017 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔